تنقید و تبصرہ

فتویٰ دارالحرب — تاریخی و سیاسی اہمیت

مبصر و مولف : ڈاکٹر ابو سلمان شاہ جہاں پوری سندھی

ناشر : مجلس یادگار شیخ الاسلام ۔ پاکستان

ملنے کا پتہ : مکتبہ شریفیہ نزد مسجد مقدس اردو بازار کراچی

صفحات : ۲۴

قیمت : ۱۵ ر روپے

تبصرہ نگار : قاری تنویر احمد شریفی

برعظیم پاک و ہند کی سیاسی تاریخ، تحریکات، تنظیمات (سیاسی پارٹیاں) اور شخصیات ڈاکٹر ابو سلمان شاہ جہاں پوری کے خاص موضوعات ہیں۔ ان کے بیشتر علمی کام انہی دائروں سے تعلق رکھتے ہیں اسی حوالے سے موصوف نے ہندوستان کے دارالحرب ہو جانے کے مسئلے پر قلم اٹھایا ہے ۔ ملک کا دارالحرب بن جانا مسلم ہندوستان کی سیاسی تاریخ کا بہت اہم واقعہ تھا۔ لیکن ملک کی سیاسی نوعیت بدل جانے اور دارالاسلام سے دارالحرب ہو جانے کا یہ عمل اتنی آہستگی سے ظہور میں آیا تھا کہ ایک صاحب نظر آستی کو مستثنیٰ کر دینے کے بعد وقت کا کوئی مدبر اس کی آہٹ بھی نہ سن سکا۔ اتنا ہی نہیں متعدد اہل علم نے تو حالات کے انقلاب اور ملک کی سیاسی اور قانونی حیثیت یکسر بدل جانے کی کیفیت کو تسلیم کرنے ہی سے انکار کر دیا۔ اور نہ صرف جنگ آزادی ۱۸۵۷ء کی ناکامی کے حادثے کے بعد بھی اس حقیقت کو نہیں سمجھا، بلکہ ۱۹۴۷ء میں قیام پاکستان تک ۔ جب کہ دو سو سال کی تاریخ ہند میں مسلمانوں کی قومی ذلت و رسوائی کی کوئی ایسی شکل نہ تھی جو ظہور میں نہ آ چکی ہو اور جس نے مسلمانوں کی پیٹھ پر عبرت کے تازیانے نہ لگائے ہوں، انھوں نے ملک کی سیاسی اور قومی حیثیت میں انقلاب کا اعتراف نہیں کیا۔ حتیٰ کہ انھوں نے یہ تک نہیں سوچا کہ ایک طرف تو وہ ہندوستان کے

دارالاسلام ہونے کا عقیدہ رکھتے ہیں۔ اور دوسری بزعم خود پاکستان کی تحریک میں حصہ لینے کے بھی مدعی ہیں۔ دارالاسلام تو معنی ہیں اسلامی ملک کے ہیں۔ اگر ہندوستان ہی دارالاسلام تھا تو آزادی کی جدوجہد اور قیام پاکستان کی تحریک میں حصہ لینے کے کیا معنی ہوئے؟

وہ مستثنیٰ شخصیت جس کا اوپر ذکر کیا گیا ہے اور جس نے ملک کی سیاسی حیثیت بدل جانے کا سب سے پہلے ادراک اور انقلابی اعلان کیا تھا۔ حکیم الہند حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی قدس سرہٗ کی تھی۔ انھوں نے انیسویں صدی کی پہلی دہائی (۱۸۰۸ء) میں جب کہ ہندوستان کے تخت پر شاہ عالم ثانی رونق افروز تھے فتویٰ دیا کہ ہندوستان کی سیاسی حیثیت بدل گئی ہے یہ فتویٰ صرف ایک نظریئے اور عقیدے ہی کا اعلان نہ تھا بلکہ شاہ صاحبؒ کی زندگی ہی میں اس عقیدے کی بنیاد پر تحریک کا عملی آغاز بھی ہو گیا تھا۔ پاکستان کی تحریک کے جواز کی بنیاد بھی یہی عقیدہ یا فتویٰ بن سکتا ہے یعنی ملک دارالحرب تھا تو مسلمانوں پر فرض ہوا تھا کہ وہ اس کی سیاسی حیثیت کو تبدیل کرنے کی جدوجہد کریں اور ملک کو از سر نو "دارالاسلام" بنانے کی سعی میں اپنی ہمتیں صرف کر دیں یہ بحث بعد کی ہے کہ اس کی صورت کیا ہو؟

بہرحال ملک کی آزادی کی تحریک خواہ متحدہ ہندوستان کے وفاق میں مساویانہ حیثیت میں شرکت اور صوبوں میں اکثریت کی آزاد حکومتوں کے قیام کی شکل میں ہو، خواہ تقسیم ملک کی بنیاد پر قیام پاکستان کی شکل میں ہو، دونوں تحریکوں کے لیے ہندوستان کے دارالحرب ہو جانے کا اعتقاد بنیاد اور اصل اصول کی حیثیت رکھتا ہے۔ آزادی کے ہیرو اور اصل رہنما وہی حضرات تھے جو اس فتوے سے متفق تھے اور تحریک آزادی کے لیے اسے بطور عقیدہ مانتے تھے وہ حضرات جو برٹش دور کے ہندوستان کو "دارالاسلام" سمجھتے تھے۔ ہندوستان کی جنگ آزادی اور قیام پاکستان کی تحریک میں ان کا کوئی حصہ نہ تھا۔

جو حضرات تحریک آزادی اور قیام پاکستان کی تاریخ کو اس کے صحیح پس منظر میں پڑھنا چاہتے ہیں۔ ان کے لیے یہ مقالہ مطالعے کی درست اور مضبوط بنیاد ثابت ہوگا اور امید ہے کہ اسے پسند کیا جائے گا۔